

فیضانِ محمد



حافظ محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

صدر قیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

فیضانِ حنفی عارفی و شریعی

پیر محمد لاؤ الذہب صدیقی

حب کردگار اپنا بنا
کیا ہوں دنگار اپنا بنا

جان و دل ہر یک ہیں عسیاں کثیر
اے کریم و نگار اپنا بنا

قرب کی لذت سے کیوں محروم ہیں
جان و دل ہیں اگلہار اپنا بنا

کٹ گئے دن زندگی کے ہو میں
زوج کی سن لے پکار اپنا بنا

غیر کے قبضہ سے دل آزاد کر
اے دلوں کے تاجدار اپنا بنا

اپنی چاہت جستجو اور آرزو
اے بہارِ حسن پار اپنا بنا

مکلف ہوں شاہ کی دلیلیز پر
جان و دل تجھ پر تار اپنا بنا

کچھ نہیں حنفی نسبت کے بغیر
بس یہی دارالقرار اپنا بنا

لاؤ الذہب صدیقی
کتاب نمبر 482
بیتِ حنفی و شریعی
لاہور
979-6896220, 9999-708

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ))

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ))

عرض مرتب

قارئین گرامی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے انبیاء مرسلین مبعوث فرمائے اور سب سے آخر میں ہمارے پیارے نبی سرور کائنات ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اور ختم نبوت کا تاج عطا فرمایا۔

((مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ

وَعَلَّمَ الْبَيِّنَاتِ وَسَخَّرَ اللَّهُ لَكَ الْكَلِمَاتِ غَلِيظًا)) (دوسرے باب ۱۰)

”تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں اللہ کے

رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا

ہے۔“ (تفسیر ابن کثیر)

مسئلہ نبوت ختم ہونے کے بعد ہدایت کی ذمہ داری حضور نبی کریم ﷺ

کی امت کے سپرد کر دی گئی۔ اور اس اعلیٰ منصب کے لئے امت سے افراد چن

لئے گئے۔ چنے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست قرار دیا۔ ولی اللہ کہا۔

اور پھر انہیں وہ کام سونپ دیئے گئے جو نبوت والے تھے۔ یعنی بندوں

کی ظاہری اور باطنی اصلاح۔ تاکہ نفس، معرفت الہی کا نور تقسیم کرنا اولیائے

کرام رحمہ اللہ کے سپرد فرما دے۔

کرام علیہ السلام کے پروردگار۔

دوستو! اللہ تعالیٰ تک رسائی حضور نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے اور حضور نبی کریم ﷺ تک رسائی اولیاء اللہ علیہم السلام کے ذریعہ سے ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام نے مصطفیٰ کریم ﷺ کے بند اطہر سے بغیر واسطے کے نور ہدایت حاصل کیا۔ تابعین نے صحابہ کرام علیہم السلام سے اور ائمہ سے اولیاء اللہ علیہم السلام کے سینے وہ شفاف آنکھیں ہیں کہ جن سے نور تقسیم ہو کر سارے عالم کو منور کر رہا ہے۔

اس کائنات میں اللہ کریم نے بے شمار افراد کو منصب ولایت پر فائز فرمایا۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ تمام اولیاء کرام علیہم السلام کا مرتبہ ولایت ایک جیسا نہیں۔ اکثر ولی وہ ہوئے جو کسی کامل مرشد کے واسطے سے وابستہ ہوئے اور مشق حقیقی کے جام بی کر اولیاء اللہ میں شامل ہوئے اور کچھ افراد ایسے بھی ہوئے جو مادرِ زاولی تھے۔ جن کو اللہ رب العالمین نے اپنے کریم قدرت میں بنا سنوار کے اور دست قدرت سے خوب نکھار کے اور عظیم مشن دے کر اس کائنات میں مبعوث فرماتا ہے۔ یہ اولیاء اوصاف نبوت سے متصف ہو کر نبوت والے کام سر انجام دیتے ہیں۔ ان اولیاء رہائیں میں ایک عظیم ہستی امام ربانی عارف حقانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کی ذات ستورہ صفات ہے۔

آپ کو اللہ رب العالمین نے ایک عظیم مشن دے کر کائنات میں مبعوث فرمایا تھا اسی لیے آپ کے حقیقی سرور کائنات غر موجدات حضور نبی کریم ﷺ نے یوں پیش گوئی فرمائی۔

((يَكُونُ رَسُوْلٌ فَرِيْقَتِيْ يَقُوْلُ لَهٗ جِلَّةٌ يَدْخُلُ الْمَعَاةُ

بِشَفَاعَتِهِ تَخْلُوْنَ تَخْلُوْنَ)) (طبقات سیدنا محمد ۱/۲۷۱)

یہ حدیث مبارکہ ایک برگزیدہ ولی جن کو اپنی زندگی میں پیداری کے عالم میں سر کی آنکھوں سے اعلیٰ مرتبہ حضور پر نور ﷺ کا جمال با کمال نصیب ہوا۔ وہ ہستی حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ جامع الجوامع میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کو صلہ کہا جائے گا اور اس کی شفاعت سے میری امت کے مائتود لوگ بخشے جائیں گے۔ اور جنت میں داخل ہوں گے۔“

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تک جتنے محدث، عالم، امام آئے وہ اس حدیث کو نقل کر کے بھی کہتے رہے، کوئی ہوگا وہ خدا کا مقرب بندہ جس کے متعلق مصطفیٰ کریم ﷺ نے یہ خوشخبری عطا فرمائی اس حقیقت کا اس وقت پتہ چلا جب سرہند کی مسجد مردان خدا میں متحدہ المبارک کے اجتماع میں ہزاروں اولیاء، علماء، صلحا کی موجودگی میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے تحدیثِ نعت کے طور پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

((التَّحَدُّثُ لِلَّهِ الَّذِي تَخْلُقُ صِلَةً تَيْنَ الْبَحْرَيْنِ وَ تَصْلِحُهَا

تَيْنَ الْبَحْرَيْنِ)) [تجوید نامہ، بابی جلد دوم]

”اس خدا کی حمد ہے جس نے مجھے دو دریاؤں کو ملانے والا

(صلہ) بنایا اور دو گروہوں میں صلح کروانے والا بنایا۔“

اس وقت محدثین اور علماء کو خبر ہوگی کہ حدیث نبوی میں صلہ جس شخص کو کہا گیا ہے وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی ذات ستورہ صفات ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اس امت کے وہ مجلیل القدر

دلی کمال مہر برحق ہیں، جن کو اللہ نے مسلمانوں کی نجات و ہدایت کے لیے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال وارث بنا کر ہندوستان میں مبعوث کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام کو ان کے پیر و مرشد حضرت خواجہ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا:

اے باقی باللہ! مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تم ہندوستان جاؤ وہاں تمہارے حلقہ ارادت میں ایک ایسا وجود مسعود آئے گا۔ جس کی وجہ سے چہار دانگ عالم توحید کا سورج چمکے گا۔ اور نور وحدت سے ساری کائنات روشن و تاباں ہوگی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام نے اپنے پیر و مرشد کے علم پر ہندوستان میں دلی آکر قیام کیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ دلی میں ایک کمال دلی اللہ شریف لائے ہیں۔ تو حضرت مجدد علیہ السلام ان کی زیارت کے لئے گئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام نے دور سے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو پہچان لیا اللہ کرکھڑے ہو گئے اور فرمایا:

لوگو! وہ دیکھو میرا بار آ رہا ہے اور میں اسی کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔ یہ مرتبہ اور مقام مرشد کی نگاہ میں تھا۔ اللہ اکبر یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ السلام نے نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ، بلکہ تمام سلاسل میں تجدید و اصلاح فرمائی۔ جس انداز سے تجدیدی کارنامے سر انجام دیئے وہ تاریخ کی معجزہ کاریوں اور خود آپ کے مکتوبات شریفہ سے روشن ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام کو مختلف سلاسل میں اجازت خلافت تھی۔ لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ ہی کے دم سے اس سلسلے کو

پاک و ہند اور دیگر عالم اسلام میں فروغ حاصل ہوا۔

اکبری دور میں بے دینی عروج کو پہنچی اور شعائر اسلام کو مٹایا جانے لگا تھا۔ اسلام کے برعکس مختلف مذاہب کے چند اصول مرتب کر کے دین الہی کا نام دے دیا گیا اور اکبر کو امام امت بنا کر مجدد جانشین قرار دے دیا گیا تھا۔ بہت ساری بدعات رواج پانچلی تھیں، کفر و شرک کا دور تھا۔ اس بآزک دور میں جب کہ حکومت، علمائے سواں ساری خرابی کے ظلم بردار بنے ہوئے تھے۔

عہد اکبری پورے شباب پر تھا۔ اکبر بادشاہ دیا پر ہی قابض نہ تھا بلکہ علماء و مشائخ سے دین فہم کر کے ان کو بھی اپنے قبضے میں لے چکا تھا۔

دربار اکبری میں بادشاہی عبادت خانہ بنایا گیا جس میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہوتے۔ بادشاہ اکبر کو مجدد کرنا فرض میں قرار دیا۔ اکبر کو دیکھنا ہی کعبہ کو دیکھنا کہا گیا۔ آفتاب پرستی شروع ہوگئی۔ اسلامی عبادات سے مکمل مع کر دیا گیا۔ حج کے لئے جانا غیر قانونی قرار دیا گیا۔ مساجد کو اصطبل میں تبدیل کر دیا گیا۔ دارالحی منزلہ وانا جائز قرار دیا گیا۔ سور اور چیتے کا گوشت حلال قرار دیا گیا۔ اسلامی نام تبدیل کر دئے گئے۔ گائے کا گوشت حرام اور گوبر پاک سمجھا گیا۔ گائے ذبح کرنے پر نیک لوگ شہید کئے گئے۔ کہا جانے لگا فرعون ایمان کے ساتھ گیا۔ شراب حلال قرار دے دی گئی۔ فصل جنابت منسوخ کر دیا گیا اور اسے غیر ضروری قرار دے دیا گیا۔ اکبر نے سمران اتقی لکھنؤ سے بھی انکار کر دیا تھا۔ اذان پر پابندی لگا دی گئی۔ قرآن کو مخلوق قرار دیا گیا۔ ہندوؤں کی رسومات کی پابندی شروع ہوگئی۔

عربی خطبہ حبیب اور بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ سور اور حرا

حلال خمر، اخلیہ اللہ کہلایا۔ خدائی دہوئی بھی کیا۔ عورتوں کے بے پردہ باہر آنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ قرآنی تعلیمات کو پامال کرنا فرض میں سمجھتا تھا۔ فسق و فجور عام ہو گیا تھا۔ دین الہی کے اجرا کے ساتھ ہی کفر طیب کی بجائے اکبری کفر جاری کیا گیا۔

اکبری بدعات ایک دوہوں تو ذکر کیا جائے اس نے تو ابتدائے زندگی سے آخر زندگی تک سارے قوانین اٹ پٹ کر کے رکھ دیے تھے۔

خود حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کتابت میں اس دور امتحان کی جو تصویر کھینچتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

”اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا

اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و

بازار میں غدار ہو کر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل

کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمان اسلام کے احکام

جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں اور شراائع کے بھانسانے

میں مذہب اور مطہرون ہیں۔“ (مکتوب ۶۵، دفتر اول، ص ۱۰۱)

۔ چھپائے دہش کو پری دیو باز کرے

حواس و ہوش یہ سن کر میرے بھانسانے

رسومات کے بارے میں حضرت مجدد فرماتے ہیں:

”مسلمان باوجود ایمان کے اہل کفر کی رسموں کو بھانسانے

ہیں اور ان کے تمام کی تعلیم کرتے ہیں۔“

(مکتوب ۶۶، دفتر اول، ص ۱۰۱)

اسلام اور مسلمانوں پر جو کچھ اکبری دور میں گزری تھی اس کے تصور ہی سے ایک صاحب دل انسان کے روٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس تیرہویں دور میں اصلاح احوال کے لیے حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔

دین اکبری:

اکبر بادشاہ نے جب دین الہی کا اعلان کیا تو اس وقت حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام کی عمر سہارک سترہ سال تھی۔ اپنے ظاہری و باطنی علوم کے حصول میں مصروف رہنے کی وجہ سے فوراً دین اکبری کے خلاف آواز نہ اٹھائے اور جاری میں مصروف رہے۔ چنانچہ اکبری وفات کے بعد جب جہانگیر تخت پر بیٹھا اور حضرت مجدد پاک علیہ السلام نے پوری شدت کے ساتھ دین اکبری کے خلاف آواز بلند کی اور بادشاہ جہانگیر سمیت تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کی۔ قلعہ گوالیار میں آواز حق بلند کرنے کی وجہ سے جب قید ہوئے، ارشد و ہدایت کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہا۔ آخر کار قید سے رہائی ہوئی اس طرح کہ

بادشاہ جہانگیر نے خواب دیکھا۔ کہ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی داغوں میں دہا کے فرما رہے ہیں کہ جہانگیر تو نے کتنے بڑے شخص کو قید کر دیا۔ اس خواب کے بعد حضرت مجدد الف ثانی کو رہا کر دیا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام نے رہائی کا سن کر فرمایا: جب تک بادشاہ ہماری چند شرائط منظور نہیں کر لیتا ہمیں رہائی منظور نہیں۔ جہانگیر نے تمام شرائط منظور کیں تو حضرت مجدد پاک علیہ السلام نے رہا ہونا منظور کیا۔ شرائط ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ مجددہ تعظیص موقوف کیا جائے۔

۲۔ گائے کو ذبح کرنے کی آزادی ہو سر بازار گائے کا گوشت بیچنے پر کوئی پابندی نہ ہو۔

۳۔ بادشاہ اور مسلمان اراکین سلطنت دربار عام کے دروازے پر ایک ایک گائے اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اور ان کا بھنا ہوا گوشت سب مل کر سرور دار کھائیں۔

۴۔ ملک میں جتنی مساجد شہید کی گئی ہیں ان کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

۵۔ دربار عام کے قریب ایک مسجد تعمیر کی جائے جس میں بادشاہ اور اراکان دولت نماز ادا کریں۔

۶۔ ہر شہر اور قصبے میں دینی تعلیم و تدریس کے مدارس قائم کئے جائیں۔

۷۔ ہر شہر میں مکتب، مفتی اور قاضی مقرر کئے جائیں۔

۸۔ کفار پر جزیہ لگایا جائے۔

۹۔ جتنے خلاف شرع قوانین رائج ہیں انہیں منسوخ کیا جائے۔

۱۰۔ جاہلیت کی تمام رسمیں منادی جائیں۔

جہانگیر نے ان تمام شرائط کو دل و جان سے قبول کر لیا اور احکامات جاری کر دیئے۔ دربار عام کے باہر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی گئی۔ جہاں بادشاہ سمیت اراکین سلطنت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ فریاد جہانگیر نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام کی نظر کے فیضان سے دین الہی (اکبری دین) کا گلہ اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام ربانی علیہ السلام کی مجددانہ ارشادانہ زندگی کے سبب یہ ممکن ہوا۔

اللہ نے حضرت مجدد کو دین اسلام کو بہار بخشے کیسے سمجھا اور آپ نے مکہ منیٰ بلند کیا شریعت و طریقت کے فیض کو تقسیم کیا اور اور بے شمار مدنی، کافر اور مشرک لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور نہ صرف اسلام ہی قبول کیا بلکہ اسلام پر اس قدر عقیدت سے عمل کیا کہ وہ بھی بزرگان دین میں شامل ہوئے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا یہ بات اظہار من القہر ہے آج جو اسلام کے پیروکار وہ شخص بزرگاں دین کی محنت اور فیضان کا شرف ہے۔

عظیم مذہبی سار حضرت قبلہ پر دھیرا دائر مسعود احمد علیہ السلام کی کتاب ”مجدد العالی“ میں تحریر فرماتے ہیں

”آج مسجد میں اذانیں دہی جا رہی ہیں اور مدارس سے
 قال اللہ تعالیٰ و قال رسول اللہ تعالیٰ ﷺ کی دل فوز
 صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور خانقاہوں میں جو ذکر و فکر
 اور دعا ہے۔ اور قلب و روح کی گہرائیوں سے جو اللہ کو یاد کیا
 جاتا ہے یا اے اے اے اللہ کی ضرر میں لگائی جا رہی ہیں۔ ان
 سب کی گردلوں پر حضرت مجدد علیہ السلام کا بار منت ہے۔ اگر
 حضرت مجدد علیہ السلام اس اتحاد و ارتداد کے اکبری دور میں اس
 کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور وہ عظیم تجدید کا کارنامہ سرانجام
 نہ دیتے تو آج نہ مسجد میں اذانیں ہوتیں اور نہ ہی مدارس
 دینیہ میں قرآن و حدیث اور فقہ کا درس ہی ہوتا اور نہ
 خانقاہوں میں سالکین و ذاکرین اللہ کے روح افزا ذکر سے
 دھڑکنا ہوتا۔“

قیوم زمینی، مہم رہائی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الہی کو سب سے پہلے فاضل جمیل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے مجدد الف ثانی کے خطاب سے نوازا اور تمام علماء کا برین مت نے آپ کو مجدد الف ثانی تسلیم کیا اور سرحد میں ہر ایک نے اسی خطاب سے آپ کو یاد فرمایا ہے، اور آپ کے تجدیدی کارناموں اور عظمتوں کا اعتراف و احترام کیا ہے اور اس کے بعد شہادتی اللہ نے رسالہ رد الفس کی شریعت میں یوں لکھا ہے

”حضرت مجدد الف ثانیؑ سے وہی شخص محبت رکھے گا جو
مومن و تقویٰ شہر ہوگا اور اس سے وہی شخص رکھے گا جو
بخت ناز و در شقاوت شہر ہوگا۔“

کئی سالوں سے براہِ طریقت صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی شریعتی مہم مجدد کی تقریب عید میں مجھ کو حاجی کہ حضرت مجددؑ کی تعلیمات کے حوالہ سے کچھ عرض کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ لہذا چند مختصرات وصول سعادت اور یاد دہن طریقت کی بھلائی کی نیت سے درج کئے جا رہے ہیں۔
حضرت مجدد پاک کے ارشادات، تعلیمات پر عمل ہی آپ سے محبت کا بہترین طریقہ ہے۔

فقہ

محتاج ذی

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

(محبوب) حاجی مسجد کی مسجد میں بیٹھ کر

0321-7611417

حمد خدا و نعمت مصطفیٰ مکی محمد

تمام مخلوقات محمد مقصود کے داکر کرنے سے عاجز ہیں۔ کیونکر۔ ہوں۔
 جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کی حمد سے عاجز ہیں۔ جو قیامت کے دن لوہہ حمد
 کے اٹھانے والے ہیں۔ جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام
 ہو گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ، میں مخلوقات میں سے نفس، اکسل اور مرتبہ ہی
 سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محسوس جمال و جمال کے جامع ہیں۔ ان
 کا قدر سب سے بلند اور آپ کی شان و شرف سب سے عظیم۔ آپ ﷺ کا دین
 سب سے زیادہ مضبوط۔ اور آپ ﷺ کی ملت سب سے زیادہ راست اور درست
 ہے سب میں سب سے زیادہ کریم اور سب میں سب سے زیادہ شریف۔ اور
 خداوندان میں سب سے زیادہ عزیز اور بزرگ۔ کرمہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو پیہ
 کرنا منظور نہ ہوتا تو صفت کو پیہ۔ کرتا اور نہ ہی اپنی رحمت کو ظاہر فرماتا۔ وہ
 نبی تھے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام بھی پانی و رسی میں تھے یعنی پیہ نہ ہوئے تھے۔
 قیامت کے دن آپ تمام نبیوں کے امام اور خطیب اور ان کی شفاعت کرے
 والے ہوں گے۔ انہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا میں ہی اللہ تعالیٰ کا حبیب و
 خاتم النبیین ہوں۔ لیکن مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جب قیامت کے دن لوگ
 قبروں سے نکلیں گے تو سب سے اوں میں غیظ و غضب کا جب وہ گردہ در گردہ
 جائیں گے تو ان کا بانگے و لالہ میں ہی ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش کئے جائیں
 گے تو ان کی طرف سے خطیب اور حکام کرنے والا میں ہی ہوں گا اور جب وہ بند
 کئے جائیں گے تو ان کی شفاعت میں ہی ہوں گا اور جب وہ رحمت و کرامت

سے ہامید ہو گئے تو میں ہی ان کو خوش خبری دوں گا۔ اس دن تمام گنجیاں میرے ہی ہاتھ میں ہوں گی۔ ان پر آپ ﷺ کے تمام بھائی نہیں اور مرسلوں اور ملائکہ مقربین اور تمام اہل اطاعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ والسلام و تحیۃ و برکت بارل ہو جو ان کی شان بلند کے لائق ہے جس قدر ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔ (مکتوب دفتر دوم)

مکتوب شریف ۴۴۔ دفتر اول

روشنی سنت کی فرمانبرداری میں۔ شریعت کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر اور جھٹکانے والے بدتر ہیں۔

صحابی رسول ﷺ ہامید ہامسان چھو فرماتے ہیں

ما اذل مدح محمد بھائی

نکن مدح صفائی محمد (کج)

عروض محس سے نہیں مدح صاحب نولاک

سوچ اس کے کہ میرا محس ہو جائے ہاک

خاص:

حضور نبی مکرم ﷺ اللہ کے رسول اور لوازم آدم کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے۔ اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے جن کی شفاعت قبول ہوگی۔ اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکتے ہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے لئے دروازہ کھول دے گا۔ اور قیامت کے دن لوہے سے کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے اور دو ذمت مبارک ہے کہ جنہوں نے فریاد۔

قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ میں
 اللہ کا دوست ہوں اور انبیاء کا پیڑا ہوں۔ میں پیوں کو قسم کرنے والا ہوں اور
 کچھ فخر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو ان میں سے بہتر
 خلقت میں مجھے پیدا کیا۔ پھر ان کو دو گرو بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گرو
 میں کیا۔ پھر ان کے قبیضے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا۔
 ہنس اڑوئے غم اور گھر ان سب سے بہتر ہوں۔ اور ہر قیامت میں ان کا
 رہنما ہوں۔ ان کا خطیب ہوں میں ان کا شفیع ہوں جب وہ را کے جائیں گے۔
 اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نامید ہو جائیں گے کہ موت اور حیات
 کی کنجیاں اور وہ اس دن میرے ہاتھ ہوگا۔ میں امیر و مظلوم کا امام و خطیب اور
 ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ آگے حدیث ہوادک اگر آپ ﷺ کی
 ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا۔
 اور آپ نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور گچڑ میں تھے۔ پس آپ
 پیغمبر ﷺ کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں (قرآن مجید کا
 فیصلہ) آپ کو جملہ نے اسے سب نبی آدم سے بہتر ہیں۔ اسباب
 کہل نے آج وہ صوفی ایک نیکی کے باعث حاصل کیا اور وہ درویشی کے
 ساتھ دشمنوں کے غم کے وقت خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کرنا تھا۔
 جب نبی کریم ﷺ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں تو آپ کے فرما ہر درویشی
 آپ کی فرمانبرداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

۔ وسیلہ دو جہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور
 پڑے خاک اس کے سر، جو نہیں ہے خاک میں اور پر
 ۔ مومن گناہ کے پکڑانہ جائے گا وہ کبھی
 کہ جس کا رہنما پیشوا ہو ایسا نبی

باطنی جہت کو مد نظر رکھنا چاہیے باطنی ہجرت کرتے رہا کریں۔ خلقت کے درمیان وہ کران سے الگ رہنا چاہیے۔

فضائل کلر طیبہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (ط لا اھل الا اللہ حق تعالیٰ کے منصب پر کلر و زخ میں داخل ہونے کو تسکین دیتا ہے تو وہ غضب جو اس سے کم آمد کے ہیں اس کی یہ طریق اس تسکین کرا دیتا ہے فقیر (حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ) کلر صبر کو رحمت کے اس خانوے حصوں کے خزانے کی کئی معلوم کرتا ہے۔ جو آخرت کیلئے ذخیرہ فرماتے ہیں اور حاکم ہے کہ سحر و جادو اور شرک کی کدورتوں کو اوج کرنے کیلئے اس کلر طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شافع اور کوئی کلر نہیں ہے۔ سابقہ متون میں کہہ چکے ہیں کہ اس کا ارتکا بہ بہت کم ہے۔ شفاعت کی محتاج بھی امت سے حق تعالیٰ غفیر و مہذب و رحیم ہے۔ یہ مست فخر اہم کلر صبر ان کی شفاعت کرنے والی اصل انگڑ ہو گیا۔ شفاعت کرنے والے و تقیر پانچ نے سید الانبیاء کا خطاب پایا۔ (اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نے عیبوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث مبارکہ جس نے اسے اللہ کہا جنت میں داخل ہوا۔ اگر تمام جہن کو اس کلر صبر کے ایک بار کہنے سے بخش دیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ (فرمیں مجدد الف ثانی رحمہ اللہ) کہ اس کلر پاک کی برکات کو تمام جہاں میں تقسیم کر دیں تو ہمیشہ کیلئے سب کو کفایت کرے اور سب کو میراب کرے۔ خاص کر جبکہ اس کلر طیبہ کے ساتھ کلر مقدس محمد رسول اللہ جمع ہو جائے۔

کلر طیبہ طریقت، حقیقت، شریعت کا جامع ہے۔

کلہ طیبہ کا دوسرا جز جو حاتم المصنوعین کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ شریعت کو کامل اور تمام کرنے والا ہے۔ مجھے اس کلہ کا دوسرا جز دینے کا یہ کفار کی طرح معلوم ہے جس کے مقابلہ میں یہاں جز قطر کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ہاں کلمات نبوت کے مقابلہ میں کلمات ولایت کی کچھ مقدار ہیں۔

فوائد و اہمیت برائے سلامتی ایمان

- ۱۔ کلہ طیبہ سبحان اللہ و الحمد۔ حدیث شریف جو کوئی اس کلہ کو ۳۰ بار کہے کسی اور شخص کا کوئی مصلحت یا رات کا اس کے برابر نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے برابری اس غلات چاک کو کہے۔ (کتبہ نمبر 307)
- ۲۔ سبحان اللہ و الحمد و سبحان اللہ العظیم ۱۰۰ گلیں جو زبان پر طیب ہیں اور میزاں میں بھاری ہیں اور حق تعالیٰ سے ایک محبوب ہیں (حدیث شریف) کتبہ 208۔ ان غلات کے اعادہ کم ہیں لیکن معافی اور منافع کثرت میں۔
- ۳۔ فقیر کے نزدیک ۲۰۰ سے پہلے ۱۰۰ تسبیح و تحمید و تہلیل کا کہنا جس طرح تجربہ و حق کی بناء سے ثابت ہے یہ سہ کا حکم رکھتا ہے اور یہ سہ کا کام آتا ہے۔ گویا تسبیح کرنے والا اگر تسبیح کے عکرا سے جو توبہ کی کئی سے پتی برائیوں اور قہمیوں سے غفر خواہی کرتا ہے۔ (کتبہ نمبر ۱۳۰۹)
- ۴۔ استغفار میں گناہ کے اعادہ کی طلب پائی جاتی ہے۔ کلہ طیبہ کے عکرا میں گناہوں کی معافی کی طلب ہے۔ سبحان اللہ کے الفاظ کم اور معافی اور منافع کثرت میں۔
- ۵۔ کلہ تحمید کے عکرا سے گویا حق تعالیٰ کی توفیق و نعمتوں کا شکر کرنا

ہے۔ تسبیح تو یہ کی گئی بلکہ تو یہ کا زبدہ اور خلاصہ ہے۔

((کنز العمال، تعقیبات، علی، ج ۱، ص ۱۷۷، فی الصبر))

صبر۔ عہد (ترجمہ)

مکتوب شریف ۶۹۔ دفتر دوم

اے بات پر اللہ تعالیٰ حمد کی ہے یہ کس قدر اعلیٰ نعمت ہے۔ کہ باطن ذکر
لہجی سے منظور سوار و ظاہر احکام شریعہ سے آدرست ہو۔ چونکہ اکثر لوگ اس زمانہ
میں نماز کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور عمل نیت اور تعداد ارکان میں
کوشش نہیں کرتے اس لئے اس بار میں بڑی تاکید و تہذیب سے لکھا جاتا ہے۔
خود سے سکھائیے۔

سب سے بڑا چور:

تجربہ صادق علیہ السلام نے فرمایا چوروں میں سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز
میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
کس طرح چراتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع
اور تکبیر اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو
رکوع اور تکبیر میں اپنی پیٹھ کو ثابت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے دیکھا کہ رکوع و تکبیر پورا
نہیں کرتا تو فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ اگر تو اسی حالت پر سرگیا تو دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کی نماز چوری نہیں ہوگی جب
تک رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو۔ اور اپنی پیٹھ کو ثابت نہ رکھے۔ اور اس کا ہر

ایک حضراتی جگہ پر قرار نہ پکڑے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اپنی پشت کو درست نہیں کرتا اور عادت نہیں رکھتا اس کی نماز حرام نہیں ہوتی۔

حضور اکرم ﷺ ایک نمازی کے پاس سے گزرے کہ احکام و ارکان و قوس و جلسہ بخوبی ادا نہیں کرتا تو فرمایا اگر تو اسی عادت پر سر کیا تو قیامت کے دن تو میری دست میں نہ آئے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص ساتھ ساتھ نماز پڑھتا رہا ہے اور اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی تو آیا وہ شخص ہے جو رکوع و سجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔ لکھتے ہیں زید بن وہب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع و سجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔ اس مرد کو بلایا اور اس سے پوچھا تو کب سے اس طرح کی نماز کی پڑھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ چالیس سال سے۔ فرمایا اس چالیس سال کے عرصے میں تیری کوئی نماز نہیں ہوئی اگر تو مر گیا تو سنت نبی ﷺ پر نہ مرے گا۔

نفل مسنون ہے جب بندہ سوکس نماز اچھی طرح ادا کرتا ہے اور رکوع و سجود بخوبی بجالاتا ہے اس کی نماز بجا ش اور نورانی ہوتی ہے فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں اور نماز اپنے نمازی پر دعا کرتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔

اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا وہ نماز سیاہ و جتی ہے اور فرشتوں کو اس نماز سے کراہت آتی ہے۔ اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے وہ نماز تھاری پر جودا

کرتی ہے۔ اور کبھی ہے خدا تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔
نماز کو اچھی طرح ادا کرنے کا عمل متروک ہو رہا ہے۔ اس کو زندہ کرنا
دین کی ضروریات میں ہے۔
حدیث شریف جو شخص میری کسی مراد سنت کو ردہ کرتا ہے۔ اس کو شہدا کا
ثواب ملتا ہے۔

اور جو امت کے ساتھ نماز کرتے وقت صلوں کو برہ کرنا چاہیے۔
کوئی شخص آگے پیچھے کھڑا ہو۔ حضور اکرم ﷺ اول صلوں کو درست کر دیتا کرتے
تھے پھر تحریر کہتے تھے صلوں کو درست کرنا نماز کی اچاست ہے۔

((وَمَا لَكُمْ لِمَا رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ بَعْضِهِمْ صُلُوًّا وَبَعْضِهِمْ كُفْرًا))
”یارب اپنے آپس سے تو رحمت ماننا فرما اور ہمارے
کاموں سے بدیت ہمیں نصیب کر۔“

اے سعادت کے نیکن والے

عمل نیت کے ساتھ درست ہوتا ہے۔ بری نیت عمل کو باطل کر دیتی
ہے۔ آپ حال پر رشک آتا ہے کہ آپ باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول
ہیں اور ظاہر میں نماز کو جماعت کی ضرورت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

حق تعالیٰ کی دعاؤں میں بڑی اہتمام و رراہی کرتی چاہیے تاکہ نیت کی
حقیقت حاصل ہو جائے۔

((وَمَا تَسْمَعُ لِمَا يُنَادُونَكَ مِنَ الشُّرُكِ مِنْ شَيْءٍ))

دوسری فصاحت جو بیان کے لائق ہے۔ نماز تہجد کو لازم چلائیں۔ کیونکہ
یہ طریقت کی ضروریات میں سے ہے۔ اور فصاحت یہ ہے کہ عقد میں احتیاط

رہیں۔ یہ اچھا نہیں۔ خود آیا اور جہاں سے آیا ہٹ گیا۔

یہ انسان خود ہی نہیں ہے کہ جو کچھ چاہے کرے۔ اس کا ایک مولیٰ ہے جس نے امر و نہی پر مکلف فرمایا ہے۔

وہ بیت ہی بد بخت انسان ہے جو اپنے مالک کی مرضی کے خلاف کرے۔

نہایت اہم

بڑی شرم کی بات ہے بھاری ستم کی رضا مندی میں اس قدر کوشش کرتے ہیں کوئی اور قید فرد گناہت نہیں کرتے۔ اور مولیٰ حقیقی کی رضا جوئی کی لئے کچھ اگتات نہیں کرتے۔ ابھی گدشت کا تذکرہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہوں سے توبہ کرنے والا یہ ہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ دوسرے واضح ہو کہ دشمنوں کے غلبہ اور خوف کے وقت امن و امان کیلئے لایلاف (سورۃ قریش) کا پڑھنا خوب ہے۔ ہر دن اور رات کو کم از کم یہ بار پڑھا کریں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی جگہ اترے اور پڑھے

((اخذوا بحکمات اللہ العالیات من عندنا حلل))

”وہاں سے کوچ کرے تک اس کو کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔“

مکتوب شریف ۷۳۔ دفتر اول

بندہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روشن شریعت کے سیدھے راستے پر چلنے کی استطاعت بخشے۔ اے فرزندِ انبیاء آزمائش اور امتحان کا مقام ہے۔ دیکھئے میں یہ ترنمازہ اور شیریں نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقت عطر کا کرہا سردار اور کھیلوں اور کینزوں سے بھرا ہوا کوڑا اور پانی کی طرح دکھائی دیتے والا سراپ ہے اور ہر کی

مانندِ شکر ہے اس کا کرتی ردھو کہ کھایا ہوا اور بھنوں ہے سرور کائنات ﷺ نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض ہوگی جس نے دنیا کو راضی کیا - طرقت اس سے ناراض ہوگئی وہ آخرت سے بے نصیب ہو گیا۔

اے فرزندِ اکبر! کیا تو جانتا ہے دنیا کیا ہے؟ دنیا وہی ہے جو تجھے حق تعالیٰ کی طرف سے ہزار کھے۔ پس دن و مال و چاہ و ریاست و لہو و لعب اور بے ہودہ کاروبار میں مشغول ہونا نامناسب ہے۔ حدیث شریف بندہ کا فصول کاموں میں مشغول ہونا خدا تعالیٰ سے راگردانی کی علامت ہے۔ فصول مباحثات سے پرہیز کیا جائے۔ اور ان میں یہ نیت ہو کہ دھانک بندگی کے ادا کرنے کی عیبت ہو مٹا کھائے سے مقصود اطاعت کے ادا کرنے کی قوت اور پاشاک سے ستر محرمات اور سرور کی دگر کی کا دور کرنا ہے۔

حرم و مشتبہ کے نزدیک نہ چاہا ہے۔ دوا کریم نے انسان کو خود بخوار نہیں بنایا کہ جو چاہے کرے۔ کام کا وقت جو ملے گا زمانہ ہے۔ جو انفرادہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے کسی ہزار سے آج کا کام کل پر نہ ڈالنا چاہیے۔

حدیث شریف

آجکل کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ ہاں اگر دنیا کیسے کے کاموں کو کل پر ڈال دیں اور آج آخرت کے عملوں میں مشغول ہو جائیں تو بہت سی اچھا ہے۔ جو ملے گا اس وقت جبکہ دینی دشمنوں نفس و شیطان کا غلبہ ہے تھوڑا عمل بھی اس قدر مستحکم ہے کہ اس کے غلبہ نہ ہونے کے وقت اس سے کئی گنا زیادہ عمل مقبول نہیں۔

تخلیق انسانی کا مقصد

اے فرزند انسان کے پیدا کرے سے جو غلام موجودات ہے صرف کھیل کود اور کھانا پینا مقصود نہیں بلکہ مقصود بندگی کے وظائف کو ادا کرنا ہے۔ ذات و انکسار، غرور و احتیاج و التجار و خدا تعالیٰ کی جناب میں گر یہ زاری کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ کے احکام کو بجا نہ لانا اور باتوں سے غالی نہیں یا شرعی احکام کو جھوٹ (غلط) جاننا۔ یا خدا تعالیٰ کی عظمت و نیا داروں کی عظمت کی نسبت حقیر نظر آتی ہیں۔

نماز بیگانہ باجماعت ادا کرو۔ اگر تہجد کے لئے جاگنا حاصل ہو جائے تو زبے قسمت۔

زکوٰۃ ادا کرنا بھی ارکان اسلام میں سے ہے۔ ضرور ادا کرو۔

عبادت تمام عبادات میں اپنے آپ کو معاف نہ کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑی کوشش کریں۔ کسی کا حق اپنے اصرار نہ رہ جائے۔ اب اس کا حق دا کرنا آسان ہے مری اور چاچھی سے بھی رفع ہو سکتا ہے۔ آخرت میں مشکل ہے۔ احکام شرعی طامعے آخرت سے پوچھنے چاہئیں۔ کیونکہ اس کی بات کی بڑی تاثیر ہے۔ طامعے دنیا سے دور رہنا چاہیے۔

اے فرزند احسن شخص کا جھوٹ کی بار تجربہ میں آچکا ہو وہ کہہ دے دشمن چھاپا رہیں گے اس قوم کے عقائد حفاظت کے روپے ہو جائیں گے۔ کیا خبر صادق لکھنؤ کی خبر جھوٹے کی خبر بتانا بھی اعتبار نہیں رکھتی۔ صرف ظاہری سلام نہایت نہیں بخشتا۔ تاہم برے فعل سرور ہوتے ہیں (کسی حقیر شخص کے سامنے برے فعل نہیں کرتے) (حق تعالیٰ حقیر شخص سے بھی کتر ہے؟)

مکتوب ۲۰۶۔ دفتر اول

اے بھائی آدمی کو چہ اور مذبح کھنوں اور نہیں اور حبیب پتروں کے لئے دنیا میں نہیں لئے اور عیش و عشرت اور کھیل کود کیلئے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اس کی دولت و انکسار و لغز و حقاری ہے جو زندگی کی حقیقت ہے۔ لیکن وہ انکسار اور احتیاج جس کا شریعت مصطفیٰ پر ﷺ نے علم فرمایا ہے۔ کیونکہ باطل لوگوں کی وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعت و احسان کے موافق نہیں ہیں سوائے خدا کے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ عاقبت کی بھڑکی ذکر کثیر سے وابستہ ہے۔

ذکر کو ذکر تا ترا جان ست
پاک دل رذکر رحمان است
ترجمہ "ذکر کرو ذکر جب تک جان ہے۔ رحمان خلقی
کے ذکر سے دل پاک ہو جاتا ہے۔"

حق تعالیٰ کی ہر گاہ میں التجا ہے کہ اس پر حاجت اور برقرار رہے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ سلامتی ہواں پر جس نے ہدایت اختیار کی اور سید المرسلین ﷺ کی متابعت کو لازم پکڑا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی اور آپ کے آل پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلیل تمام کاموں کا انجام بخیر کرے۔

مکتوب شریف: ۶۶۔ دفتر دوم

لہذا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنین! سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف

توبہ کرنا کہ تم نجات پا جاؤ اور فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ اور فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو امید ہے اللہ تعالیٰ تمہاری برسیاں کو دور کر کے تمہیں صحتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں اور فرماتا ہے (ظاہری اور باطنی) مومن ہوں کہ چھوڑ دو۔

مومن ہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کیلئے واجب اور فرض میں ہے۔ کوئی بشر اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ بس آپ ﷺ توبہ سے سسکتی ہیں تو ہم اور اس کا کیا ذکر ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اس کیلئے رات دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔

یہی امر کہ اس قسم کے ہیں جن کا تحقق بندہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے جیسے کہ زنا، شراب نوشی، سر و مل ہی کا سنا، غیر محرم کی طرف بد نظر شہوت سے دیکھنا، بغیر وضو کے قرآن پاک کو ہاتھ لگانا۔ تو ان کی تو خداست استغفار حسرت و افسوس اور بارگاہ انبی میں حذر خواہی کرنے سے ہے۔ مگر کوئی فرض ترک ہو گیا ہو تو توبہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔

بعض مومن اس قسم کے ہیں جو بندوں کے مقام اور حقوق سے قطع رکھتے ہیں۔ تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مقام ادا کئے جائیں۔ اس سے معافی مانگیں اور ان پر احسان کریں اور اس کے حق میں دعا کریں۔ اور اگر مال و اسباب دنیا نقص ہو گیا ہو تو اس کے حق میں استغفار کریں اس کا مال اس کے وارثوں اور امواد کو دے دیں۔ مگر وارث نہ ہوں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دیں۔ ثواب بخش دیں۔

سیدنا علیؑ چلو فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ چلو سے جو صدق ہیں
 نہ ہے کہ نبی الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا جب کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وہ وضو
 کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ
 ضرور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے جو بدائی کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش
 چاہے۔ تو اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

حدیث شریف:

”جو گناہ پر تادم ہوا تو یہ گناہ کا کفارہ ہے۔ حدیث شریف
 آجکل کرنے والے ہلاک ہو گئے۔“

جناب لقمان حکیمؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر فرمایا
 ”اے بیٹا! تو۔ میں کل تک تاخیر نہ کر کیونکہ موت اپنا کام
 آجاتی ہے۔“

جناب بلالہؑ نے فرمایا
 ”جو سچا دھرم تو بن کرے وہ عالم ہے۔“

حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا تو پرہیز گاری ہی چ
 تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا۔ جب تک انسان ان دس چیزوں کو اپنے
 اوپر فرض نہ کر لے جب تک کامل درجہ (الواہی سے بچنا) حاصل نہیں ہوتی۔

- ۱۔ نجاست سے بچے۔
- ۲۔ بد نظمی سے بچے۔
- ۳۔ ہنسی غصے سے پرہیز کرے۔

- ۴۔ حرام سے آنکھ بند رکھے۔
- ۵۔ جی بولے۔
- ۶۔ ہر حال میں معذرت کا اہسان جانے۔
- ۷۔ ماں رانا خدا میں خرچ کرے۔
- ۸۔ اپنے نفس کیلئے بڑائی طلب نہ کرے۔
- ۹۔ نماز کی جماعت کرے۔
- ۱۰۔ سنت و احکام پر استقامت اختیار کرے۔

مکتوب گرامی ۳۳۔ دفتر سوم

- ۱۔ اپنے عقاید کو فرقہ نامیہ یعنی عہد الجہلّت و الجماعت کے عقاید کے موافق درست کریں۔
- ۲۔ عقاید کے درست کرنے کے بعد احکام ظہیر کے مطابق عمل بھی لائیں کیونکہ جس چیز کا سر ہو چکا ہے اس کا بجا آنا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس سے ہٹ جانا لازم ہے۔
- ۳۔ بیخ وقعی نہ رکھیں اور کافلی کے بغیر شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔
- ۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ کو ادا کریں امام اعظم رحمہ اللہ نے عورتوں کے زہور میں بھی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔
- ۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بے سود امور میں ضائع نہ کریں (بجز امور مذہب اور منظور است شرعیہ کے بارے میں تاکید کی جائے)

- ۶۔ سرور و نظر یعنی گمانے بجانے کی خواہش نہ کریں اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملتا ہوا اور سم قاتل ہے جو شکر سے آلودہ ہے۔
- ۷۔ لوگوں کی غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ شریعت میں ان دونوں بری فصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔
- ۸۔ جھوٹ بولنے، بہتان لگانے سے پرہیز کریں۔ یہ بری عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں۔ ان کے کرنے پر بڑی وعید آئی ہے۔
- ۹۔ خلقت کے پیچوں اور گناہوں کا ڈھانچہ اور ان کے قصوروں سے اور گزراور معاف کرنا بلائے عالیٰ حوصلے والے لوگوں کا کام ہے۔
- ۱۰۔ غلاموں اور بچوں پر مشفق اور مہربان رہنا چاہیے اور ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہیے۔ موقع اور بے موقع ان نامردوں کو مارنا کوشا اور کالی دینا ایسا پیچھا نا مانا سب ہے۔
- ۱۱۔ اپنی قصیدوں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہیے۔ جو ہر ساعت خدا کی بارگاہ میں معلومات ہیں اور حق تعالیٰ مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا اور روزی کو نہیں روکتا۔
- ۱۲۔ عقاید کی درستی، احکام فقیر کی بجا آوری کے بعد اپنے اوقات کو ذکر الہی میں بسر کریں۔
- اگر احکام شریعہ میں سستی کی جائے تو مشغولی اور مراقبہ کی مذمت و صداقت بر باد ہو جاتی ہے۔



حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنی تصانیف میں یہ خصوصاً مکتوبات امام ربانی میں بے شمار ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ چند لفظوں میں بہت کچھ فرما گئے کوڑے میں دریا کو سودیا۔ تبلیغ دین کی خاطر چند فرامین قارئین کرم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

✽ انسان کی پیدائش سے مقصود اس کی عاجزی اور انکساری ہے۔

✽ جب تک انسان قلبی مرض میں جکڑا ہے اس وقت تک اس کی کوئی عبادت نافع نہیں ہے۔

✽ انبیائے کرم علیہم السلام نے وحدت وجود کی نہیں بلکہ وحدت معبود کی دعوت دی تھی۔

✽ شریعت تمام دنیوی و اخروی سعادتوں کی ضامن ہے۔

✽ شریعت کا مقصود نفسانی خواہشات کو زائل کرنا ہے۔

✽ صاحب شریعت کی پیروی کے بغیر نجات محال ہے۔

✽ سعادت دارین کی دولت سرور کو نہیں ملے گی کی دعا عمت پر موقوف ہے۔

✽ آدمی کو کھانے پینے کے لئے نہیں بلکہ عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

✽ شریعت کی پیروی اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت جوستہ اخروی کی ضامن ہے۔

✽ شریعت و طریقت یک دوسری کا عین ہیں۔

✽ فتوحات عہدہ نے ہمیں فتوحات کیلئے بے نیاز کر دیا ہے۔

✽ مذہب اہل سنت و جماعت کی ہاں برابر مخالفت بھی خطرناک ہے۔

✽ کتاب و سنت کے وہی معنی معتبر ہیں جو صحابہ اہل سنت نے سمجھے ہیں۔

✽ اہل سنت و جماعت ہی ناجی گروہ ہے۔

✽ اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ناجی گروہ میں

داخل فرمایا۔

- ❁ سب سے بدترین فرقہ وہ ہے جو صحابہ کرام سے بغض و عناد رکھتا ہے۔
- ❁ صحابہ کرام پر طعن کرنا قرآن مجید اور شریعت محمدیہ پر طعن کرنا ہے۔
- ❁ صحابہ کرام پر طعن کی ضروری کا پابند صرف اہل سنت و جماعت کا گروہ ہے۔
- ❁ صحابہ کرام پر طعن میں عیب نکالنا نبی کریم ﷺ کی ذات میں عیب نکالنے کے مترادف ہے۔

- ❁ قرآن صحابہ کرام پر طعن کی بی ضروری ہے کیونکہ اصول میں وہ سب متفق تھے۔
- ❁ صحابہ کرام پر طعن شریعت کے تابع تھے اور ان کا اجتہادی اختلاف حق کی سر بلندی کے لئے تھا۔

- ❁ قرآن صحابہ کرام پر طعن فضیلت صدیق اکبر ﷺ پر متعلق تھے۔
- ❁ خلفائے راشدین پر طعن کی فضیلت ترتیب خلافت کے لحاظ سے ہے۔
- ❁ رسالت سے حضور نبی کریم ﷺ کی قربت کے باعث محبت رکھنی چاہیے۔
- ❁ علماء کی سیاسی قیامت میں شہیدان کے خون سے وزنی ہوگی۔
- ❁ علماء ہی شریعت کے حامل ہیں انہیں ترجیح دینے میں شریعت کا احترام ہے۔
- ❁ لوگوں کی نجات علماء کے ساتھ وابستہ ہے۔

- ❁ علماء آخرت کے کام کی برکت سے توفیق عمل بھی مل جاتی ہے۔
- ❁ حقیقت سے واقف کار علماء کی دعا و توجہ کا طالب رہنا چاہیے۔
- ❁ حلال و حرام کے معاملے میں ہمیشہ دین و علماء کی جانب رجوع کرنا چاہیے۔

- ❁ تمام فیصلہ ختموں کا خلاصہ یہ ہے کہ دین و داروں اور شریعت کی پابندی کرنے

والوں سے میل جول رکھا جائے۔

✽ دنیا کی رغبت، رکھنا علماء کے چہرے کا بد نما داغ ہے۔

✽ دولت کے حریص یعنی دنیا دار علماء کی صحبت ذہر قائل ہے۔

✽ ہمیت خاھر سے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ اور متعلقین کا علم حق تعالیٰ کے پروردگار۔

✽ دنیا دار اور دوست مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مسرت ان سے پوشیدہ ہے۔

✽ گوش نشینی سے فائدہ اشغال سے منہ موڑنے کا نام ہے۔

✽ دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں، مگر در حقیقت ترقیوں کا موزن ہے۔

✽ عداوت دنیا کی کجی کڑوی دوا کی مثل ہے۔

✽ گناہ کے بعد عتابت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

✽ خدا کے شمس سے املت کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے۔

✽ اس آنکھ کے تاج ہے۔ آنکھ بکڑنے کے بعد اس کی حفاظت مشکل ہے

اور دل کے بکڑ جانے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔

✽ عورت کا نامحرم مرد سے غائب گھٹکو کرنا بھی داخل بدکاری ہے اور اس کا

دار یک کپڑے پہننا کجی ہونے کے علم میں ہے۔

✽ سوائے بے عمل پارس ہجر کی مثل ہیں جو اور اس کو سونا بناتا ہے مگر خود ہجر کا

ہجر رہتا ہے۔

✽ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزادی ہے، خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔

✽ ناقص پیشوا آخرت کی کجی کا ناقص ختم ہے۔

- ✽ اسلام غریبوں ہی میں ظاہر ہوا اور غریب غریبوں ہی میں رو جائے گا۔
- ✽ دوست سدا ہر خطیر کو بھٹاتے رہے اور مسکین غریب ہی ان کی تعذیب کرتے رہے ہیں۔
- ✽ دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں غصہ ادا نہیں ہے۔
- ✽ نفس امارہ کا مقصود ہر حق ہمسروں پر ہندی چاہتا ہے۔
- ✽ اہل ایمان کے ساتھ حد سے زیادہ محبت مت کرو کہ ضروری کام میں توفیر آئے۔
- ✽ خلق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط مت رکھو، کیونکہ زیادہ اختلاط زیادہ معصرتوں کا سبب ہوتا ہے۔
- ✽ جب تک تم میں سے کوئی ایمان نہ ہوگا، مسلمانی کو نہ پہنچے گا۔ ایمان نہ ہونا اس مقصود میں ہے کہ اسلام کی دعا کی خاطر اپنے نفع و ضرر سے درگزر کیا جائے۔
- ✽ جس شخص میں محبت غالب ہوگی اس میں درد و حرن زیادہ تر ہوگا۔
- ✽ کوششیں اختیار کرنے میں چاہیے کہ مسلمانوں کے حقوق صائب نہ ہوں اور خود خدمت خلق سے محروم نہ رہے۔
- ✽ کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے، ہم چلے پر بد خلقی ہے اور برداشت پر شوق چٹھی ہے۔
- ✽ جس کے پاس پیوی، مگر نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔
- ✽ اہل اللہ کو تجارت اور خرید و فراخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔
- ✽ خدا کو چاہنا یہ ہے کہ شرک نہ کرے اور رسول کو رسول مانگنا کہ کھانا یہ ہے کہ

اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔

✽ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔

✽ شعر خوانی اور قصہ گوئی بد بختوں کے نصیب کر اور اپنے لئے خاموشی سرمایہ بنا۔

✽ موازنہ مناد و مخن ہے اور گویا مناد شیطان۔

✽ سرورِ انفس ایک ذہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور گناہ بھانا زنا کا ستر ہے۔

✽ صغیرہ کا اصرار کبیرہ تک اور کبیرہ کا اصرار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

✽ مجلس حرام میں شریک ہونا حرام ہے۔

✽ خدا تعالیٰ کے کرم پر مغرور ہونا اور غلو کی امید پر گناہ کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے۔

✽ دولت مندوں کی صحبت ذہرِ کامل اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاه کرنے والے ہیں۔

✽ دنیا میں آرام کا خواہاں بے توقف اور محنت سے دور ہے۔

✽ حکیموں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔

✽ آخرت کا کام آج کر دینا کا کام کل پر چھوڑ دے۔

✽ جس نے دولت مند کی تواضع اس کی دوستی کے سبب سے کی، اس نے دو حصہ دین پر باد کر ڈالا۔

✽ اس اجتماع سے الگ رہ جو تفرق کا باعث ہو۔

✽ ظاہر و باطن کا نمونہ ہے۔

✽ خلاف شریعت رہا نفسی اور مجاہدات خسارہ ہی خسارہ ہیں۔

✽ ترک دنیا سے مراد اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے کہ نہ کسی کے آنے کی

خوشی ہو اور نہ جانے کا غم۔

✽ جو ضرورت گناہ پر مجبور کرے شرعاً مردود ہے۔

✽ عورت اور بے ریش لڑکا ایک غم رکھتے ہیں۔

✽ علماء کی سیاسی کاپلہ شہیدوں کے خون سے زیادہ بھاری ہے۔

✽ دوسری نظر حیرے لیے وہاں ہے۔ پہلی نظر وہ ہے جو بلا قصداً اور دوسری

نظر وہ ہے جو قصداً اڑا لیا جائے۔

✽ ناراض ہونے کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتانا حق دوستی نہیں۔

✽ احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن مسابہ کے ساتھ بہتر ہے۔

✽ دو پہر کا سونا جو پہ نیت سنت ہو، ان کو راز شب بیداروں سے بہتر ہے جو

اجتماع سنت کی نیت سے نہ ہوں۔

✽ عارف و عیشوا بھی عمل بجالانے میں طالب علموں کے ساتھ برابر ہیں۔

✽ زندگی کی فرست بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت و محبت میں زندگی نصیب

رکھے۔ اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے عقل قدم پر ہم سب مسلمانوں کو چلنے کی تلقین

عطا فرمائے۔ (آمین)

وما توفیقی الا باللہ



حصہ تیس: پبلیکیشنز فیصل آباد کی شائع کردہ حافظ محمد رفیع الرحمن کی تصانیف کی دیگر کتب

برہان کام کی ادعاء: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کیجئے

- فضائل درود شریف پر مشتمل بہت بھری تحریر ————— جامع رحمت
- محبت سول ﷺ کی شمع فروزاں کرنے والی تحریر ————— شہرِ رحمت للعالمین ﷺ
- حالاتِ ذکر سے آشنا کرنے والی تحریر ————— رحمت و ذکر و فکر
- گناہِ عظیم سے بچنے کیلئے اصلاح بھری تحریر ————— غیبت سے بچنے
- فضائل احکاماتِ الہیہ، مختصر مگر جامع تحریر ————— احکاماتِ الہیہ اللہ اور رحمتِ خداوندی

مفت حاصل کرنے کیلئے

- ✽ مرکزی جامع مسجد نبی الدین ہال، مقابل نیو میزری منڈی سدھار، فیصل آباد
- ✽ فاروق آرٹس و کیلانووالی گلی نمبر 5-4 پکھری بازار، فیصل آباد
- ✽ آفس مرکزی میلاد کیمپلی چوک گمنہ گمر
- ✽ جامعہ شیخ الحدیث مظہر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد



طالعہ اہل حق و انصاف کا مولیٰ سہل سرگرم
کلیں ہر گلی بس۔ پکھری ہر فیصل آباد
0321-7611617, 041-2636120

منجانب
فاروق آرٹس

سید محمد علی رسول ستان الاولیاء عالمی مبلغ اسلام پیکر شفقت و محبت ارفیق ثانی
 حضرت پیر محمد علاء الدین صدیقی

کے ائمہ کیلئے عظیم تحائف

زبد شریف دہلی

انٹرنیشنل محمدی اسلامی یونیورسٹی

پیشہ ورانہ کونسل

محمدی اسلامی میڈیکل کالج و ہسپتال

عالمی اسلام صدیقی

پاکستان سمیت تمام ممالک میں

کھینچو

انٹرنیشنل محمدی الدین ٹرسٹ • محمدی الدین انٹرنیشنل کراؤن کالج

بکثرت تعداد مساجد کا قیام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں
 پر چلنے والی تمام قوموں کو اسلام کا حق

موجودہ تعلیم اور بین الاقوامی تعلیم کا حق

موجودہ جامعہ محمدی الدین

سودا دارانہ انقلابی خود سہاری منڈی میں
 آج کل کا حال یہ ہے، سبھی کی خوب صورتی
 دولت کا کاروبار سے ہی ہے سبھی کی حالت
 وسیع رقبہ کی آمدنی کا لہجہ کیلئے نقص ہے
 جو اس کا بدلہ جلد ہی خیراتی مراحل میں کرے گا



نور ٹی وی، ایک ایسی ٹیلی ویژن ہے جس پر دینی
 و علمی پروگرام کیے جاتے ہیں، جس کے ذریعے
 مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں
 دینی و علمی بات چیت کرنی چاہیے

عالمی انجمن محمدی اسلام صدیقی فیضانِ ابد

انٹرنیشنل

Cell: 0321-7611417